23اپریل1963

ازعدالت عظمیٰ

اجیندرا ناتھ

بنام

اسٹیٹ آف مدھیہ پردیش

(کے سبّا راؤ، راگھو بر دیال اور جے آر مدھولکر جسٹسز ۔)

فوجداری مقدمہ – برآمدشدہ جائیداد چوری شدہ جائیداد ثابت نہیں ہوئی – سیشن جج کی طرف سے بری – کچھ کے خلاف ریاستی اپیل – اپیل گزار کے خلاف اجازت – سوال کا جواب الٹ دیا گیا – ہائی کورٹ، اگر اپنے نتائج قلم بند کرسکتی ہے – چوری شدہ جائیداد کو چھپانے میں مدد – دائرہ کار – تعزیراتہ ہند (1860 کا ایکٹ 45)، دفعہ 120 – بی، 379، 414.

برٹش انڈیا کارپوریشن لمیٹڈ کے ذریعے کانپور سے بھیجی گئی اون کی شالوں اور مفلروں پر مشتمل پانچ گانٹھوں اور ہیمن پور سے کانپور بھیجی گئی ایک اور گانٹھ کو اٹارسی ریلوے اسٹیشن پر ویگن میں لادا گیا۔ ویگن کا تالا ٹوٹا ہوا کھلا پایا گیا اور ناگپور میں جانچ پڑتال کرنے پر مذکورہ گٹھیاں لاپتہ پائی گئیں۔ تلاشی کے دوران، ایک گوپی ناتھ کے گھر سے کچھ پھٹے ہوئے لیبل سمیت کچھ اشیاء برآمد ہوئیں۔ اسی دن اپیل کنندہ اور چند دیگر افراد کو پولیس نے گوپی ناتھ کے گھر سے باہر آتے ہوئے پایا جس کا اگلا دروازہ بند تھا۔ انہیں پولیس اسٹیشن لے جایا گیا اور اپیل کنندہ کے کہنے پر پولیس نے اس گھر کے مختلف مقامات سے اونی شال، مفلر، بستر کی چادریں اور گھر توڑنے کے کچھ آلات برآمد کیے۔ تفتیش کے بعد، اپیل کنندہ سمیت چھ افراد پر مجسٹریٹ کے سامنے تعزیرات ہند کی دفعہ 120 بی 379 اور 414 کے تحت کئی الزامات کے تحت مقدمہ چلایا گیا اور ایک بیریندر ناتھ کے علاوہ سبھی کو مجرم قرار دیا گیا۔ اپیل پر، تمام سزا یافتہ افراد کو ایڈیشنل سیشن جج نے، ریاست کی طرف سے مزید اپیل پر، گوپی ناتھ اور اپیل کنندہ کو بری کرنے کے خلاف بری کر دیا، ہائی کورٹ نے انڈین پینل کوڈ کی دفعہ 414 کے تحت جرم کے سلسلے میں صرف اپیل کنندہ کے خلاف اپیل کی اجازت دی۔ خصوصی اجازت کی اپیل پر، اس عدالت نے فیصلہ دیا :

یہ محض حقیقت کہ دوسرے ملزموں کو اس بنیاد پر بری کر دیا گیا تھا کہ برآمدشدہ جائیداد چوری شدہ جائیداد ثابت نہیں ہوئی تھی، ریاست کو اپیل کنندہ کو بری کرنے کے خلاف اپیل کرنے سے نہیں روکتی تھی جس کے خلاف بہتر ثبوت موجود ہیں۔ جائیداد چوری ہونے کے بارے میں ایڈیشنل سیشن جج کے نتائج کی درستگی کو ریاست چیلنج کرسکتی ہے اور ہائی کورٹ اس سوال پر اپنے نتائج ریکارڈ کرسکتی ہے۔

مزید کہا گیا کہ کسی شخص کو تعزیرات ہند کی دفعہ 414 کے تحت مجرم قرار دینا ضروری نہیں ہے کہ کسی دوسرے شخص کا سراغ لگایا جائے

اوراسے چوری کے جرم کا مجرم قرار دیا جائے۔استغاثہ کو صرف یہ ثابت کرنا ہے کہ برآمدشدہ جائیداد چوری شدہ جائیداد ہے اور اپیل کنندہ نے اسے چھپانے اور ٹھکانے لگانے میں مدد فراہم کی ہے۔موجودہ معاملے میں وصولی کے دائرہ کار سے کافی حد تک یہ ثابت ہوتا ہے کہ اپیل کنندہ نے چوری شدہ جائیداد کو چھپانے میں مدد کی تھی اور اس طرح تعزیرات ہند کی دفعہ 414 کے تحت جرم کا ارتکاب کیا تھا۔اس لیے اپیل کو مسترد کیا جانا چاہیے۔

فوجداری اپیل کا عدالتی حداختیار 1960: کی فوجداری اپیل نمبر226۔

1959 کی فوجداری اپیل نمبر 385 میں مدھیہ پردیش ہائی کورٹ کے 28 جولائی 1960 کے فیصلے اور حکم سے خصوصی اجازت کے ذریعے اپیل۔

اپیل کنندہ کی طرف سے اے آر چوبے اور نونیت لال۔

آئی این شراف، مدعا علیہ کے لیے۔

.23.1963 اپریل۔عدالت کا فیصلہ اس کے ذریعے دیا گیا

راگھوبر دیال۔ جے – یہ اپیل، خصوصی اجازت کے ذریعے، مدھیہ پردیش کی ہائی کورٹ کے حکم کے خلاف ہدایت کی گئی ہے، جس میں ریاستی اپیل پر، ایڈیشنل سیشن جج، ہوشنگ آباد کے حکم کو، اپیل کنندہ کو بری کرنے، اور اسے دفعہ 414 آئی پی سی کے تحت جرم کا مجرم قرار دیا گیا ہے۔

برٹش انڈیا کارپوریشن لمیٹڈ، کانپور وولن ملز برانچ، کانپور کے ذریعے کانپور سے بھیجی گئی اون کی شالوں اور مفلروں پر مشتمل پانچ گانٹھوں اور ہیمن پور سے کانپور بھیجی گئی ایک اور گانٹھ کو 18 ستمبر 1957 کو اٹارسی ریلوے اسٹیشن پر ویگن نمبر۔ C.R.325 20 ستمبر 1957 کو تقریبا 1 بجے پنڈھورنا ریلوے اسٹیشن پر ویگن کا تالا ٹوٹا ہوا پایا گیا۔ناگپور میں جانچ پڑتال کرنے پر مذکورہ گٹھیاں لاپتہ پائی گئیں۔کانپور سے بھیجی گئی گانٹھوں میں سے ایک اگلی صبح ریلوے اسٹیشنوں جولکھیڑا اور ملتائی کے درمیان ریلوے لائن کے قریب پڑی ہوئی پائی گئی۔

23 ستمبر 1957 کو ملتائی میں ایک گوپی ناتھ کے گھر کی تلاشی لی گئی اور اس گھر سے کچھ اشیاء بشمول کچھ پھٹے ہوئے لیبل برآمد ہوئے۔

اسی دن، پولیس نے اپیل کنندہ اور کچھ دیگر افراد کو بیتول میں گوپی ناتھ کے گھر سے باہر نکلتے ہوئے پایا، جس کا آگے کا دروازہ بند تھا۔اس کے بعد، ان افراد کو تھانے لے جایا گیا، جہاں اپیل کنندہ نے چوری شدہ جائیداد کی طرف اشارہ کرنے کے لیے آمادگی ظاہر

کرتے ہوئے بیان دیا۔اس کے کہنے پر، پولیس نے اس گھر کی مختلف جگہوں سے، اونی شال، مفلر، بیڈ شیٹ اور گھر توڑنے کے کچھ آلات برآمد کیے۔ یہ بازیافت 23اور 24 ستمبر کو کی گئی تھی۔

تفتیش کے نتیجے میں چھ افراد پر مجسٹریٹ کی عدالت میں مقدمہ چلایا گیا۔اپیل کنندہ اجیند رناتھ پر دفعہ 120بی، 379اور 414 کے تحت فرد جرم عائد کی گئی، آئی پی سی بابورام پر دفعہ 120بی اور 379 آئی پی سی کے تحت فرد جرم عائد کی گئی۔رام پرساد اور گیری پر دفعہ 379 آئی پی سی کے ساتھ پڑھنے والی دفعہ 120بی کے تحت فرد جرم عائد کی گئی۔گوپی ناتھ پر دفعہ 414 آئی پی سی کے ساتھ پڑھنے والی دفعہ 120بی اور بریندر ناتھ پر دفعہ 414 آئی پی سی کے تحت فرد جرم عائد کی گئی۔فاضل مجسٹریٹ نے بریندر ناتھ کو بری کر دیا اور دوسرے ملزم کو دفعہ 120بی کے ساتھ پڑھنے والی دفعہ 379 آئی پی سی کے تحت مجرم قرار دیا،سوائے گوپی ناتھ کے معاملے کے، جسے دفعہ 120بی کے ساتھ پڑھنے والی دفعہ 414 آئی پی سی اجیند رناتھ کے تحت مجرم قرار دیا گیا تھا۔

اپیل پر ہوشنگ آباد کے ایڈیشنل سیشن جج نے ان تمام سزا یافتہ افراد کو بری کر دیا۔انہوں نے مؤقف اختیار کیا کہ برآمد شدہ جائیداد چوری شدہ جائیداد ثابت نہیں ہوئی اور مبینہ سازش ثابت نہیں ہوئی۔ ریاست نے گوپی ناتھ اور اجیند رناتھ کو بری کرنے کے خلاف اپیل دائر کی۔ ہائی کورٹ نے گوپی ناتھ کے خلاف اپیل اور اجیند رناتھ کے خلاف سازش کے جرم کی اپیل کو مسترد کر دیا۔تاہم اس نے دفعہ 414 آئی پی سی کے تحت جرم کے حوالے سے اجیند رناتھ کے خلاف اپیل کی اجازت دی۔ یہ اس حکم کے خلاف ہے کہ یہ اپیل اپیل کنندہ اجیند رناتھ نے دائر کی ہے۔

اجیند رناتھ نے اپنے کہنے پر بیتول میں گوپی ناتھ کے گھر سے مختلف اشیا کی بازیابی پر سوال نہیں اٹھایا۔اس نے جائیداد اپنے ہونے کا دعویٰ نہیں کیا،لیکن کہا کہ یہ چوری شدہ جائیداد نہیں تھی۔اس عدالت میں اپیل گزار کے لیے بنیادی دلیل یہ رہی ہے کہ برآمد شدہ یہ اشیا چوری شدہ جائیداد ثابت نہیں ہوئیں۔ان اشیا میں وہ اشیا شامل تھیں جن کے بارے میں کہا جاتا ہے کہ وہ برٹش انڈیا کارپوریشن لمیٹڈ کانپور وولن ملز برانچ، کانپور کی طرف سے بھیجی گئی تھیں، اور بستر کی چادریں V.S.N.C نرسنگھا چیٹیار کی فرم کی طرف سے بھیجی گئی تھیں، جو کرور میں تھوک ہینڈلوم کپڑوں کا کاروبار کرتی ہے۔

کانپور وولن ملز کی طرف سے بھیجی گئی چار گانٹھوں سے متعلق رسیدیں گانٹھوں میں موجود شالوں اور مفلروں کی تفصیلات دیتی ہیں۔ان میں سے بہت بڑی مقدار برآمد کی گئی ہے۔ 95 شالوں اور 63 مفلروں میں سے 80 شال اور 43 مفلر برآمد ہو چکے ہیں۔اسی طرح چوری شدہ بستروں کی چادروں کے 10 جوڑوں میں سے 8 جوڑے برآمد ہوئے ہیں۔کانپور وولن ملز یا کرور کمپنی کی طرف سے بھیجی گئی اشیا سے ملتی جلتی اتنی بڑی مقدار میں اشیا کی موجودگی کے لیے کسی مناسب وضاحت کی عدم موجودگی، چوری کے چند دنوں کے اندر ان اشیا کی بازیابی، برآمد شدہ زیادہ تر شالوں اور مفلروں پر کانپور وولن ملز کے ریشم اور کاغذ کے لیبل کی موجودگی اور پی ڈبلیو 16 وینکٹ رمن کے بھائی پی ڈبلیو 24 کرشنا مورتی کی طرف سے بستروں کی چادروں کے لیبل پر کچھ مخطوطات کی تحریروں کی عدم موجودگی، جو کرور کا کاروبار کرتے ہیں، کو ہائی کورٹ نے اس نتیجے پر پہنچنے کے لیے مدنظر رکھا ہے کہ برآمد شدہ جائیداد چوری شدہ جائیداد ثابت ہوئی تھی۔ان حالات کو ایسا نہیں کہا جا سکتا جو اس نتیجے پر پہنچنے کا جواز پیش نہ کرے۔

تاہم اپیل کنندہ کے لیے بنیادی دلیل یہ ہے کہ کنزرو، پی ڈبلیو 10 کے شواہد سے یہ یقینی طور پر ثابت نہیں ہوا ہے کہ برآمد شدہ شال، مفلر کانپور اونی ملوں نے تیار کیے تھے اور گانٹھوں میں بھیجے گئے تھے جو بعد میں چوری ہو گئے تھے۔ کنزرو کے شواہد یہ ثابت کرنے سے قاصر ہیں کہ برآمد شدہ شال اور مفلر کانپور اونی ملوں نے تیار کیے تھے۔ انہوں نے برآمد شدہ شالوں اور مفلروں کی شناخت ان ملوں کے تیار کردہ شالوں کے طور پر نہیں کی ہے۔ درحقیقت اسے وہ تمام شال اور مفلر بھی نہیں دکھائے گئے جو برآمد ہوئے تھے۔ اسے پولیس انسپکٹر، گورنمنٹ ریلوے پولیس، دولوئس (دوشال) اور دو مفلر دکھائے گئے۔ انہوں نے ٹیکسٹائل کے ماہر سے ان کا معائنہ کرایا اور ماہر کی رپورٹ پر سرٹیفکیٹ دیا کہ ایسا لگتا ہے کہ وہ کانپور کی اونی ملوں نے تیار کیے ہیں۔ اس ماہر کی عدالت میں جانچ نہیں کی گئی ہے اور اس لیے صرف کنزرو کا بیان یہ ثابت کرنے میں ناکام رہا ہے کہ یہ شال اور مفلر ان ملوں نے تیار کیے تھے۔ تاہم، اس میں کوئی شک نہیں کہ وہ ان ملوں کے ذریعہ تیار کیے گئے تھے جب ان میں سے بیشتر نے ان ملوں کے ریشم کے لیبل سلائی کیے تھے اور ان میں سے کافی تعداد میں کاغذ کے لیبل بھی تھے جن سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ وہ ان ملوں کے ذریعہ تیار کیے گئے تھے۔ یہ فرض کرنے کی کوئی وجہ نہیں ہے اور درحقیقت ایسی کوئی تجویز نہیں کی گئی ہے کہ یہ لیبل ان مضامین پر کسی نے دھوکہ دہی کے مقصد سے لگائے تھے۔ اس لیے ہم سمجھتے ہیں کہ یہ نتیجہ درست ہے کہ یہ شال اور مفلر کانپور کی اونی ملوں کی تیاری تھی۔

اپیل گزار کی طرف سے یہ بھی دعویٰ کیا گیا کہ یہ ثابت نہیں ہوا کہ یہ شال اور مفلر کانپور وولن ملز کی طرف سے بھیجی گئی گانٹھوں میں تھے اور گیٹ پاس اور کنزرو کی طرف سے پیش کردہ رسیدیں ثابت نہیں ہوئیں کیونکہ ان افراد کی جانچ نہیں کی گئی تھی جنہوں نے انہیں لکھا تھا۔ کنزرو نے ان دستاویزات کے اصل پیش کیے۔ وہ کانپور وولن ملز کا سیلز مین ہے۔ اس کی کراس جانچ کسی بھی طرح سے اس بات کی نشاندہی نہیں کرتی کہ انوائس اور گیٹ پاس کی صداقت کے بارے میں اس کے بیان پر کراس جانچ میں سوال اٹھایا گیا تھا۔ یہ فرض کرنے کے لیے کچھ بھی نہیں ہے کہ عدالت میں پیش کردہ رسیدیں اور گیٹ پاس مخصوص گانٹھوں کے اندر رکھی گئی اشیاء کی صحیح نمائندگی نہیں کرتے تھے جن کو مخصوص نمبر دیے گئے تھے اور یہ کہ وہ گانٹھ گیٹ پاس کے مطابق ملز سے بھیجی گئی تھیں۔ اس سلسلے میں اس حقیقت کا حوالہ دیا گیا کہ برآمد شدہ پانچ شال بنفشی رنگ کی تھیں اور کسی بھی رسید میں اس طرح کے رنگ کی کسی شال کا ذکر نہیں تھا۔ انوائس میں غلط وضاحت کا امکان ہو سکتا ہے۔ اس بات کا امکان ہو سکتا ہے کہ بنفشی شال کسی اور واقعہ میں چوری کی گئی جائیداد ہو۔ حقیقت یہ ہے کہ یہاں تک کہ بنفشی شالوں کو بھی اپیل کنندہ اپنی نہیں مانتا۔ لہذا، ہم اس تنازعہ میں کسی بھی طاقت کو ہائی کورٹ کے اس نتیجے پر غور کرنے کے لیے نہیں سمجھتے کہ برآمد شدہ جائیداد کو چوری شدہ جائیداد قرار دیا گیا ہے۔

بستر کی چادروں کی شناخت کے حوالے سے، پی ڈبلیو دفعہ 16 اور 24 کا ثبوت موجود ہے۔ پی ڈبلیو 16 نے بیان دیا کہ اس نے ایک مخصوص گاہک کو بستر کی چادروں کے 10 جوڑے فراہم کیے تھے جس نے گانٹھ کو مسترد کر دیا تھا۔ وہاں اس نے اسٹیشن ماسٹر، اہیمان پور سے پارسل کرور کو واپس کرنے کو کہا۔ اس نے تسلیم کیا کہ مختلف شیٹس اس کی فرم کی ہیں جو انہوں نے اہیمان پور بھیجی تھیں۔ اس نے مزید کہا کہ سامان بھیجنے سے پہلے وہ ان پر پختہ لیبل چسپاں کرتے ہیں۔ انہوں نے بتایا کہ ان کے چھوٹے بھائی کرشنا مورتی نے ان چادروں پر سائز کا نمبر اور نمونہ اپنی ہاتھ کی تحریر میں نوٹ کیا تھا، کیونکہ وہ چھٹی پر گھر پر تھے۔ کرشنا مورتی، پی ڈبلیو 24، تسلیم کرتے ہیں کہ بستر کی چادروں پر کچھ لیبل ان کے ہاتھ سے لکھے ہوئے تھے، کہ انہوں نے انہیں اپنے بھائی کی ہدایت پر لکھا تھا اور انہوں نے کسی اور بستر کی چادروں پر اتنے نمبر نہیں لکھے تھے۔ تاہم اس نے بعد میں کہا کہ اس نے اس قسم کے نشانات حادثاتی طور پر، مواقع پر کیے، اور یہ کہ سب انسپکٹر نے اسے دکان کے کچھ دوسرے خالی لیبلز پر بھی سائز، نمونہ وغیرہ لکھنے پر مجبور کیا تھا۔

فاضل ایڈیشنل سیشن جج نے ان بیانات پر بھروسہ نہیں کیا اور محسوس کیا کہ تفتیشی افسر کو تحقیقات کے دوران برآمدشدہ اشیا کے لیبل پر یہ نشانات ملے ہوں گے۔ ہائی کورٹ نے سوچا کہ ان گواہوں کے بیانات کی درستگی پر شک کرنے اور اس بات پر شک کرنے کی کوئی وجہ نہیں ہے کہ تحقیقات کے دوران لیبل پر تحریریں حاصل کی گئیں۔ پی ڈبلیو 24 سے اس بارے میں کوئی سوال نہیں کیا گیا کہ پولیس اسے برآمدشدہ اشیا پر لیبل پر لکھنے پر مجبور کر رہی ہے۔ درحقیقت، گواہ کے مطابق، ان کی تحریروں کے ساتھ لیبل انہیں پہچان کے مقاصد کے لیے دکھائے گئے تھے اور انہوں نے ان تحریروں کو اپنی تسلیم کیا۔ پولیس نے موازنہ کے مقاصد کے لیے اس کی تحریروں کو خالی لیبل پر لے لیا۔ اس لیے ہمیں ہائی کورٹ کے اس نتیجے پر غور کرنے کی کوئی معقول وجہ نظر نہیں آتی کہ برآمدشدہ بستروں کی چادروں کو چوری شدہ جائیداد سمجھا جائے۔

یہ بھی دلیل دی گئی کہ یہ ہائی کورٹ کے لیے کھلی بات نہیں ہے کہ وہ برآمدشدہ جائیداد کو چوری شدہ جائیداد قرار دے جب کہ حکومت نے دوسرے شریک ملزموں کے خلاف اپیل نہیں کی تھی جنہیں اس نتیجے کی بنیاد پر بری کر دیا گیا تھا کہ برآمدشدہ جائیداد چوری شدہ جائیداد ثابت نہیں ہوئی تھی۔ ہمیں اس تنازعہ میں کوئی طاقت نظر نہیں آتی۔ محض یہ حقیقت کہ فاضل ایڈیشنل سیشن جج نے دوسرے ملزم کو اس بنیاد پر بری کر دیا کہ برآمدشدہ جائیداد چوری شدہ جائیداد ثابت نہیں ہوئی تھی، ریاست کو اپیل کنندہ کو بری کرنے کے خلاف اپیل کرنے سے نہیں روکتی تھی جس کے خلاف یہ ثابت کرنے کے لیے بہتر ثبوت موجود ہیں کہ وہ چوری شدہ جائیداد کے قبضے میں تھا اس کے مقابلے میں جو ثبوت دوسرے شریک ملزم کے خلاف تھے۔ جائیداد کے چوری شدہ ہونے کے بارے میں فاضل ایڈیشنل سیشن جج کے نتائج کی درستگی کو ریاست چیلنج کر سکتی ہے اور اس کے نتیجے میں، ہائی کورٹ اس سوال پر اپنا نتیجہ ریکارڈ کر سکتی ہے۔

آخر میں، یہ بھی زور دیا گیا کہ اگر چوری شدہ اشیا کے ساتھ برآمدشدہ اشیا کی شناخت بھی قائم کی جائے تو بھی اپیل کنندہ کے خلاف دفعہ 414 آئی پی سی کے تحت کوئی جرم نہیں بنایا گیا ہے کیونکہ دیگر ملزموں کو بری کر دیا گیا ہے اور یہ معلوم نہیں ہے کہ اپیل کنندہ نے چوری شدہ جائیداد کو چھپانے میں کس کی مدد کی تھی۔ دفعہ 414 آئی پی سی کسی شخص کے لیے ایسی جائیداد کو چوری کرنے یا ٹھکانے لگانے یا چھیننے میں رضاکارانہ طور پر مدد کرنا جرم بناتی ہے جسے وہ جانتا ہے یا جس کے بارے میں یقین کرنے کی وجہ ہے کہ وہ چوری شدہ جائیداد ہے۔ دفعہ 414 آئی پی سی کے تحت کسی شخص کو مجرم قرار دینا ضروری نہیں ہے کہ کسی دوسرے شخص کا سراغ لگایا جائے اور اسے چوری کے جرم کا مجرم قرار دیا جائے۔ استغاثہ کو صرف یہ ثابت کرنا ہے کہ برآمدشدہ جائیداد چوری شدہ جائیداد ہے اور اپیل کنندہ نے اسے چھپانے اور ٹھکانے لگانے میں مدد فراہم کی ہے۔ بازیابی کے حالات کافی حد تک یہ بتاتے ہیں کہ جائیداد کو جان بوجھ کر مختلف پیکٹوں میں تقسیم کیا گیا تھا اور اسے الگ رکھا گیا تھا۔ ہوسکتا ہے کہ کسی خاص چور کے حصے میں آنے والی جائیداد کو الگ رکھا گیا ہو۔ یہ ایک ہی گھر میں کئی مختلف جگہوں سے برآمد ہوا۔ ان جگہوں میں ایک لوہے کا محفوظ خانہ اور ایک زیر زمین تہہ خانہ شامل تھا۔ پچھلی شام، اپیل کنندہ سمیت کئی افراد کو گھر کے پچھلے دروازے سے باہر نکلتے ہوئے پایا گیا جس کا اگلا دروازہ بند تھا۔ اپیل کنندہ کو اپنے نانا کے گھر کے اندر موجود جائیداد کا ٹھکانہ بھی معلوم تھا۔ اس نے بازیافت ہونے سے ایک دن پہلے چند مفلر فروخت کرنے کی کوشش کی۔ اسے رات کے وقت کچھ افراد کے ساتھ کار میں گھر پہنچتے اور پھر کار سے گانٹھوں کی طرح نظر آنے والی جائیداد کو ہٹاتے ہوئے گھر جاتے دیکھا گیا۔ یہ تمام حالات اس نتیجے کی تائید کرتے ہیں کہ اس نے چوری شدہ جائیداد کو چھپانے میں مدد کی تھی اور اس طرح دفعہ 414 آئی پی سی کے تحت جرم کیا تھا۔

لہذا ہم اس اپیل میں کوئی طاقت نہیں دیکھتے ہیں اور اسی کے مطابق اسے مسترد کرتے ہیں۔

اپیل مسترد کردی گئی۔

Meraj U Din Sofi
2024.05.09 16:23
I am the author of this document